



حضرت میاں محمد طواسین کی دینی و اصلاحی خدمات

*A Research Study of the Religious and Reformative Services of Hazrat
Mian Muhammad Tawasin Kayanvi (R.A.)*

Mian Latif ur Rehman

Mphil: Muslim Youth University, Islamabad.

mianlatifn@gmail.com

Abstract

This research article examines the religious and reformative services of Hazrat Mian Muhammad Tawasin Kayanvi (R.A.), a prominent spiritual figure associated with Kayan Sharif. The study highlights his religious upbringing, spiritual training, and role as the first Sajjada Nashin of Kayan Sharif. It particularly focuses on his efforts in religious education, moral reform, spiritual guidance, and the development of the Khanqah tradition. The study also discusses his ethical and spiritual teachings, including devotion, sincerity, self purification and service to humanity. His religious and reformative activities contributed to the spiritual and moral development of his followers and the wider community. The research further explores the continuing influence of his teachings and spiritual legacy in the tradition of Kayan Sharif. The study concludes that Hazrat Mian Muhammad Tawasin Kayanvi (R.A.) played a significant role in promoting religious awareness, moral values and spiritual discipline among the people associated with his Khanqah.

Keywords: *Hazrat Mian Muhammad Tawasin Kayanvi, Kayan Sharif, Religious Services, Reformative Services, Spirituality, Khanqah, Moral Reform, Sajjada Nashin.*



برصغیر پاک و ہند میں صوفیائے کرام نے دین کی ترویج، اصلاحِ معاشرہ اور تربیتِ انسانیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انہی روحانی شخصیات میں حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کا شمار بھی ہوتا ہے۔ آپ کیاں شریف کی روحانی روایت سے وابستہ ایک معروف بزرگ تھے۔ آپ نے دینی تعلیم، روحانی تربیت اور اخلاقی اصلاح کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی فرمائی۔ آپ کی خانقاہی خدمات نے مریدین اور عوام میں دینی شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ کی تعلیمات میں اخلاص، تقویٰ، ذکرِ الہی اور حسنِ اخلاق کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ اس مقالے میں حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی دینی و اصلاحی خدمات کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ تعارف

حضرت خواجہ خواجگان امام العارفین سلطان السالکین حضرت میاں طواسین صاحب کیانوی رحمۃ اللہ علیہ المعروف میاں جی آپ کا نام میاں طواسین اور لقب میاں جی صاحب ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام حضرت خواجہ میاں نظام الدین اولیاء کیانوی رحمہ تہ اللہ علیہ ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ صاحب حال بزرگ تھے۔ آپ کے دور میں آپ کے پائے کا کوئی علم دین نہیں تھا۔ جب علماء کرام کسی مسئلہ میں مشکل میں پڑھ جاتے تو آپ سے رجوع کرتے اور ان کی رہنمائی فرماتے تھے۔ حضرت میاں طواسین صاحب کیانوی المعروف میاں جی صاحب رحمہ تہ اللہ علیہ کی ولادت ایسے گھر میں ہوئی جو علمی و روحانی لحاظ سے مرجعِ خلافت تھی۔ آپ خود بھی مادرِ زاد ولی اللہ تھے۔ اور کی تربیت ظاہری، باطنی ہر لحاظ سے اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی آغوش میں ہوئے۔ آپ کی ولادت 1860/1859 کیاں شریف میں ہوئی تھی۔ کیونکہ آپ کی ولادت جس گھر میں ہوئی یہاں ہزاروں لوگوں تحصیل علم و اکتساب فیض کرتے تھے۔ آپ کے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہونے والے نہ صرف اس خطہ سے بلکہ پورے ہندوستان، ایران دوسرے ممالک سے بھی لوگ آتے ہیں۔ ایک تعداد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کرے ایک طویل عرصہ قیام بھی کرتے بلکہ کئی کئی سال کیاں شریف میں مقیم رہے کر تحصیل علم و اکتساب فیض کرتے تھے۔ المختصر یہ گھرانہ مرکز علم و عرفان تھا۔ آپ حضرت خواجہ میاں نظام الدین اولیاء کیانوی رحمہ تہ اللہ علیہ کے بڑے فرزند تھے۔ آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز بھی اپنے والد گرامی رحمہ تہ اللہ علیہ



کی خدمت میں ہی شروع کیا۔ آپ قرآن، حدیث، فقہ، اصول حدیث، اصول فقہ، بلاغت، فلسفہ، علم العقائد اور علم الفرائض دیگر تمام علوم اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر حاصل کئے۔

سب سے اہم بات یہ کہ آپ نے نہ صرف موم ظاہری بلکہ بالخصوص موم باطنی کا جو مقام اور اس کے اسرار و منازل طریقت ہو معرفت ہو یا حقیقت ہو، فناء فی الشیخ کا مقام ہو فناء فی الرسول کا مقام ہو یا فناء فی اللہ کا مقام ہو، آپ موم ظاہریہ کے ساتھ ساتھ موم باطنیہ میں وہ کمال پایا کہ آپ کا ثانی نظر نہیں آتا ہے۔ آپ کی تربیت اس شخصیت نے فرمائی تھی جو آپ کے والد گرامی بھی تھے، استاد محترم بھی اور مرشد کامل بھی تھے۔ پھر تربیت و کردار کی کمی کیسے رہے سکتی تھی۔ آپ دست حق پرست پر ہزاروں لوگوں نے بیعت کی سیکڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے، یہ بات میں سمجھنا ضروری ہے کہ جہاں آپ کا مسکین ہے وہ کیاں شریف وادی نیلم آزاد کشمیر ہے۔ آپ کے دور میں وہاں زرائع آمد و رفت نہ ہونے کے برابر تھے۔ مظفر آباد سے سے کیاں شریف کا سفر پیدل سفر تھا۔ 6 دن کا یہ سفر تھا لوگ قافلوں کی صورت میں سفر کرتے تھے۔ پنڈی اسلام آباد سے مظفر آباد تک ٹانگے چلتے تھے لیکن اس وقت جن لوگوں کے پاس وسائل ہوتے تھے وہ ان پر سفر کرتے تھے یا جن کے پاس اپنی سواری گھوڑا وغیرہ ہوتا تھا ان پہ سفر کرتے تھے ورنہ یہ سارا سفر پیدل سفر تھا۔ آپ کی خدمت میں آنے والے بعض اوقات کئی کئی ماہ کا سفر کر کے بلکہ بعض ایسے واقعات بھی ہیں کہ سالوں کا سفر کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپ صاحب حال ولی اللہ تھے۔ آپ کی خدمت میں آنے والا کبھی خیالی نہیں لوٹتا تھا۔ نہ کبھی ظاہری طور نہ ہی باطنی طور پر آپ کے پاس آنے مہمان جب اجازت لیتا تھا واپسی کے لیے آپ زادہ راہ بھی عطا فرما دیتے تھے۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانوی کا وصال 1922ء میں ہوا اور آپ کی تدفین کیاں شریف میں اپنے والد گرامی کے مزار کے قریب ہوئی۔ آپ کا مزار آج بھی کیاں شریف کی روحانی روایت سے وابستہ ایک اہم مقام کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ آپ کی



شخصیت اور خدمات کا مطالعہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ آپ نے اپنے والد سے ملنے والی روحانی امانت کو خانقاہی، دینی اور اصلاحی سرگرمیوں کے ذریعے آگے منتقل کیا۔¹

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی علمی و روحانی تربیت

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی علمی و روحانی تربیت ایک دینی اور صوفیانہ ماحول میں ہوئی۔ آپ کا تعلق ایک ایسے روحانی خانوادے سے تھا جہاں دینی تعلیم، ذکر و عبادت، اصلاحِ باطن اور تربیتِ سالکین کو خصوصی اہمیت حاصل تھی۔ آپ حضرت میاں نظام الدین کیانویؒ کے فرزندِ اکبر تھے، اس لیے آپ کو ابتدائی روحانی تربیت اپنے والدِ گرامی کی صحبت اور نگرانی میں حاصل ہوئی۔ یہی تربیتی ماحول آگے چل کر آپ کی شخصیت اور دینی خدمات کی بنیاد بنا۔ حضرت میاں نظام الدین کیانویؒ کی خانقاہ سے وابستگی نے حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کو عملی طور پر خانقاہی زندگی سے روشناس کرایا۔ خانقاہ میں آنے والے لوگوں کی رہنمائی، ذکر و عبادت کی پابندی، اخلاقی تربیت اور اصلاحِ نفس جیسے امور صوفیانہ تربیت کے بنیادی عناصر تھے۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ نے اسی ماحول میں روحانی تربیت حاصل کی اور بعد میں اسی روایت کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری سنبھالی۔ آپ کی روحانی تربیت کا ایک اہم پہلو شریعت اور طریقت میں توازن تھا۔ صوفیانہ روایت میں روحانی ترقی کو محض ظاہری رسوم تک محدود نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کے ساتھ کردار، اخلاص، تقویٰ اور حسنِ اخلاق کو بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی بعد کی خانقاہی زندگی سے بھی یہی انداز نمایاں ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے والد کی قائم کردہ روحانی روایت کو برقرار رکھا اور لوگوں کی دینی و روحانی رہنمائی کا سلسلہ جاری رکھا۔

آپ کی تربیت کا اثر آپ کی عملی زندگی میں بھی نمایاں ہوا۔ آپ کو سجادہ نشینی کا حکم شرف خواجہ خواجگان حضرت میاں نظام الدین اولیاء کیانویؒ رحمۃ اللہ نے اپنی حیات مبارک میں عطا فرمایا تھا۔ یہ ذمہ داری اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ آپ اپنے خاندان کی

¹ خانقاہ نورانیہ، حضرت خواجہ میاں محمد طواسین ولی کیانویؒ، ویب سائٹ: سکرپٹ (Scribd)، ص 13، 1 ستمبر 2026ء



روحانی روایت کو آگے بڑھانے کے لیے تیار ہو چکے تھے۔ دستیاب ماخذ کے مطابق آپ تقریباً چھیس سال تک اس منصب پر فائز رہے اور اس دوران خانقاہی نظام اور روحانی تعلقات کو برقرار رکھا۔ اس طرح حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی علمی و روحانی تربیت کو ان کے خاندانی ماحول، والدِ گرامی کی صحبت اور کیاں شریف کی خانقاہی روایت کے تناظر میں سمجھا جاسکتا ہے۔² اگرچہ آپ کی باقاعدہ نصابی تعلیم، اساتذہ اور مخصوص کتبِ تعلیم کے بارے میں تفصیلی مستند معلومات دستیاب نہیں، تاہم آپ کی عملی زندگی اور سجادہ نشینی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے بزرگوں سے حاصل ہونے والی روحانی روایت کو آگے بڑھایا اور اسے دینی و اصلاحی خدمات کے ذریعے زندہ رکھا۔

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ بحیثیت سجادہ نشین اول

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ اپنے والدِ گرامی حضرت میاں نظام الدین اولیاء کیانویؒ کے فرزندِ اکبر تھے۔ آپ نے اپنے والد کی نگرانی میں ظاہری و باطنی تعلیم حاصل کی اور کیاں شریف کی روحانی روایت سے گہری وابستگی پیدا کی۔ والدِ گرامی کے وصال کے بعد آپ کو کیاں شریف کی عظیم خانقاہ کا سجادہ نشین اول مقرر کیا گیا۔ اس طرح آپ نے اپنے والد سے منتقل ہونے والی روحانی امانت اور خانقاہی سلسلے کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری سنبھالی۔

آپ کی سجادہ نشینی کا بنیادی مقصد خانقاہی نظام کو قائم رکھنا اور طالبانِ حق کی روحانی رہنمائی کرنا تھا۔ دستیاب ماخذ کے مطابق آپ کے دور میں متعدد طالبانِ حق آپ سے وابستہ ہوئے۔ آپ کے والدِ گرامی کے خلفاء بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اور اپنی اولاد کو آپ کی روحانی تربیت سے وابستہ کرتے رہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے والد کی قائم کردہ روحانی روایت میں نمایاں مقام حاصل تھا۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی سجادہ نشینی صرف خانقاہ تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ تبلیغی اور

² عبدالقیوم رفیقی، کشمیر میں تصوف، بھارتیہ پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی، 1972ء، ص 235



اصلاحی دوروں کے ذریعے مختلف علاقوں میں بھی تشریف لے جاتے تھے۔ یہ امر آپ کی دینی و روحانی سرگرمیوں کے وسیع دائرے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔³

آپ کی سجادہ نشینی کے دور میں کیاں شریف کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کو بھی فروغ ملا۔ آپ نے اپنے والد گرامی کی ہدایت پر 1312ھ، مطابق 1894ء-1895ء میں کیاں شریف کی قدیم مسجد کی تعمیر کروائی۔ مسجد سے متعلق کتبے میں حضرت میاں نظام الدین کی نسبت اور میاں محمد طواسین کی کوشش کا ذکر موجود ہونے کی بات ماخذ میں بیان کی گئی ہے۔ یہ مسجد کی تعمیر آپ کی دینی خدمات کا ایک اہم تاریخی پہلو قرار دی جاسکتی ہے۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانوی تقریباً 26 سال کیاں شریف کی مسند سجادگی پر فائز رہے۔ اس طویل عرصے میں آپ نے خانقاہی روایت کو جاری رکھا اور اپنے والد کے روحانی مشن کو آگے بڑھایا۔⁴

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی دینی خدمات

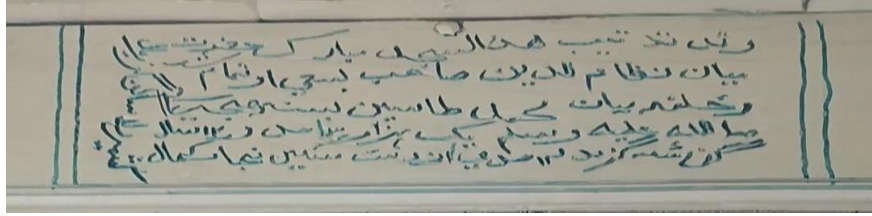
حضرت میاں طواسین صاحب کیانوی رحمہ اللہ علیہ اپنے والد گرامی رحمہ اللہ علیہ زمانے میں جب کوئی خط یا فتویٰ جاری ہوتا تھا تو اس کے کاتب آپ ہوتے تھے۔ آپ خود اتنے زیرک، معاملہ فہم اور صاحب کامل عالم و ولی اللہ تھے۔ آپ ہر لفظ کی ظاہری و باطنی معنویت کو بخوبی جانتے تھے۔ آپ کو بہت سارے زبانوں مکمل عبور حاصل تھا جس طرح عربی، فارسی، ہندی، ہندکو اور اردو وغیرہ آنے والے خطوط بھی آپ کے پاس آتے تھے اور جب کوئی خط یا فتویٰ روانہ ہوتا تو آپ ہی روانہ فرماتے تھے۔ آپ کے والد گرامی حضرت خواجہ میاں نظام الدین اولیاء کیانوی رحمہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے والے مریدین، طالبان طریقت کی خاطر تواضع کرنا اور ان کے آرام اور کے متعلقہ جملہ امور کی نگرانی آپ رحمہ اللہ علیہ کی ذمہ تھی۔ حضرت خواجہ میاں نظام الدین اولیاء کیانوی

³ محمد اسحاق خان، کشمیر کے صوفیا (Sufis of Kashmir)، گلشن بکس، سری نگر، 2011ء، ص 297

⁴ شفیع احمد قادری، کشمیری تصوف، گلشن پبلشرز، 2002ء، ص 313



رحمتہ اللہ علیہ کافرمان ہے (خدا کی رضا مخلوق خدا کی خدمت میں مضمر ہے) قدیمی مسجد شریف کیاں شریف جس کی بنیاد حضرت خواجہ میاں نظام الدین اولیاء کیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی تھی اور اس کی تکمیل حضرت میاں طواسین صاحب کیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کروائی تھی۔ 1312ھ بمطابق 1894/1895 میں اس مسجد کا کام ہوا مسجد شریف م۔ ب۔ آج بھی وہ کتبہ لگا ہوا ہے جس پر یہ عبارت تحریر ہے۔



یہ مسجد شریف کیاں شریف مزارات کے ساتھ چند فٹ کے فاصلے پر قائم ہے۔ یہ مسجد اپنے انداز تعمیر میں آج بھی اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ جس طرح مسجد کے براندے میں لکڑی کی سیلنگ ہوئی ہے وہ پورے برآمدے میں لکڑی کے چھوٹے چھوٹے پیس لگائے گئے ہیں۔ ہر لکڑی کے پیس پر گشند گاری یعنی لکڑی پر پھول بنے ہوئے ہیں۔ مسجد کے حسن کا کمال یہ ہے کہ جو پھول ایک جگہ بنا ہے پوری مسجد میں تلاش کر لیں اس طرح کا دوسرا اہم کئی بھی نہیں ملے گا، بلکہ اس سے مختلف پھول بنا ہو گا اور پورے برآمدے میں یہی صورت حال ہے۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مسجد سے محبت کا یہ منہ بولتا ثبوت ہے کہ اولیاء اللہ کو مساجد سے کتنا ہوتا ہے۔ آپ خدمات میں ایک اہم ترین باب علاقے کی آباد کاری بھی ہے کیونکہ اس علاقے میں بعض گاؤں یا جگہیں ایسی تھیں جہاں انسان کا رہنا ناممکن تھا۔ کیونکہ جنات وغیرہ انسانوں جانی مالی نقصان پہنچاتے تھے۔ جس کی وجہ سے لوگوں وہاں قیام نہیں کرتے تھے۔ المختصر اس بات کو سمجھ لیں کہ اس وجہ سے جنات کی آماجگاہ زیادہ تر چشمے، آبشاریں، پہاڑوں اور جنگلوں میں ہوتی ہے۔ اور وادی نیلم آزاد کشمیر اپنے حسن میں کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ وادی نیلم چشموں، آبشاروں، پہاڑوں، جنگلوں سے سجا ہوا خوبصورت ترین علاقہ ہے۔ اس وجہ جنات کی آماجگاہ بھی ایسے علاقے میں ہوتے ہیں۔ حضرت میاں جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ قوت باطنی سے جنات کو ان علاقوں سے نکالا اور



انسانی آبادی کو بسایا اس طرح بیسویں واقعات زبان زد عام ہیں۔ حضور خواجہ خواجگان حضرت میاں نظام الدین اولیاء کیانوی رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے والد گرامی و پیر و مرشد ہیں۔ ان کا تعارف آپ کو ہو گا الحمد للہ ناچیز نے ایک کتاب آپ کی سیرت پر لکھی ہے اور آپ کی خدمات پر مکمل تفصیلی کام کرنے کا ارادہ ہے۔ المختصر والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے ظاہری عمر کے آخری ایام میں اپنے سجادہ نشین خود مقرر فرمایا جب لوگوں والد گرامی حضور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض بیعت کرتے تھے خواجہ فرماتے انتظار فرمائیں بیان کیا جاتا کہ جب چند ماہ گزر گئے تو لوگ بھی متجسس تھے کہ آخر کیا معاملہ ہے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور اپنے فرزند ارجمند حضرت میاں طواسین صاحب کیانوی المعروف میاں جی صاحب کو بلوایا اور لوگوں سے فرمایا میں چند ماہ ایک انتظار میں تھا اور آج اللہ نے وہ فضل فرمادیا ہے۔ لوگوں کے سوال پر آپ نے فرمایا کہ میں انتظار میں تھا کہ جتنے اللہ و رسول کے مہمان یہاں ہمارے پاس آئے ہیں میرے وصال کے بعد ان کی تربیت کون کرے گا۔ جب میں خدا کی بارگاہ میں اور دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی تو آپ مجھے بتایا گیا ہے کہ میاں طواسین (صاحب رحمۃ اللہ علیہ) آج کے بعد اس خدمت خلق کے فرائض کو سرانجام دے گئے۔ ان کے ہاتھ میں ہاتھ دینے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے میرے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ میرے فقر و سخا و میرے علوم و معارف کا امین میاں طواسین (صاحب رحمۃ اللہ علیہ) ہیں۔ آپ نے خواجہ صاحب کیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر و جانشین تھے۔ جب والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہری دنیا میں انتقال ہوا تو آپ نے آپ اس سلسلہ فیض کو اتنی وسعت دی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر ہزاروں لوگوں نے بیعت کی اور سیکڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ نے مختلف علاقوں کا سفر بھی فرمایا، جہاں آپ جہاں کر لوگوں کو بتاتے تھے اسلام کی کیا شان ہے، دین اسلام کیا ہے۔ آپ جہاں محسوس فرماتے تھے کہ فلاں علاقے میں اسلام کا پیغام پہنچانا ضروری ہے آپ خود تشریف لے جاتے۔ جس آپ کا ایک سفر بہت معروف ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لاہر شریف مقبوضہ کشمیر کی طرف فرمایا۔ آپ کے دور میں متحدہ ہندوستان تھا اس وہ پاکستان اور انڈیا الگ الگ ملک نہیں تھے نہ ہی کوئی سرحدیں تھی۔ بلکہ اس وقت بھی کیاں شریف سے موجودہ مقبوضہ چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغ دین، ترویج اسلام کے لئے بہت دور دور تک سفر فرمایا، آپ کے خدمات کا ایک خوبصورت



ترین باب یہ بھی ہے کہ آپ کے اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد وہ لوگ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق و نسبت رکھتے تھے ان کے ساتھ آپ نے تمام تعلقات قائم رکھے بلکہ اس میں مزید پختگی پیدا کی۔ جس طرح آپ کے والد گرامی حضرت میاں نظام الدین اولیاء کیانوی کے ایک خلیفہ ہیں حضرت خواجہ قاسم صادق موہڑوی جو آپ کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک طویل عرصہ مقیم رہے یہ آپ کے خاص خلفاء میں سے ہیں۔ اب نے صاحبزادے ہیں حضرت میاں نظیر صاحب موہڑوی یہ خلیفہ ہیں حضرت خواجہ میاں طواسین صاحب کیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اسی طرح آپ کے والد گرامی حضرت میاں نظام الدین اولیاء کیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں ایک نام حضرت میاں عبداللہ لاروی صاحب المعروف باباجی صاحب لاروی ہیں یہ تاجدارِ کیاں کے خاص خلفاء میں سے ہیں۔ ان کے صاحبزادے ہیں حضرت میاں نظام الدین لاروی یہ خلیفہ ہے حضرت خواجہ میاں طواسین صاحب کیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے المختصر آپ کے اس سلسلہ کو پہلے چل رہا اس کو سنبھالا بلکہ مزید وسعت عطا فرمائی اور ترویج اسلام کے لئے مزید راہیں امور فرمائی۔ حضرت میاں محمد طواسین صاحب کیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 1922ء میں ہوا اور آپ کا مزار اقدس کیاں شریف میں اپنے والد گرامی کے قدموں کی جانب مرجع خلافت ہے۔

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی دینی خدمات کا بنیادی مقصد دین کی تعلیم، روحانی تربیت اور لوگوں کی اصلاح تھا۔ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت میاں نظام الدین کیانویؒ کی قائم کردہ روحانی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے کیاں شریف کی خانقاہ کو دینی و روحانی رہنمائی کا مرکز بنائے رکھا۔ دستیاب ماخذ کے مطابق آپ کے دور میں متعدد طالبانِ حق آپ سے وابستہ ہوئے اور آپ نے ان کی دینی و روحانی رہنمائی فرمائی۔ آپ کی دینی خدمات کا ایک اہم پہلو تبلیغ دین اور روحانی رہنمائی تھا۔ آپ سجادہ نشینی کے ساتھ مختلف علاقوں کے تبلیغی دورے بھی فرماتے تھے اور اپنے والد گرامی کے خلفاء اور متعلقین سے ملاقات کرتے تھے۔ اس طرح آپ کی دینی سرگرمیاں صرف کیاں شریف تک محدود نہیں رہیں بلکہ مختلف علاقوں تک پھیلیں۔



آپ نے دینی مراکز کی تعمیر و ترقی میں بھی حصہ لیا۔ آپ کے دینی ذوق اور مذہبی خدمات کا نمایاں ثبوت کیاں شریف کی قدیم مسجد کی تعمیر ہے۔ آپ نے اپنے والد گرامی کی ہدایت پر 1312ھ، مطابق 1894ء-1895ء میں اس مسجد کی تعمیر کروائی۔ مسجد کے کتبے میں حضرت میاں نظام الدین کی نسبت اور میاں محمد طواسین کی کوشش کا ذکر بھی موجود ہے۔ مسجد کی تعمیر اس بات کی علامت ہے کہ آپ دینی عبادات اور مذہبی اجتماع کے لیے مستقل مراکز کے قیام کو اہم سمجھتے تھے۔⁵ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی ایک اہم دینی خدمت طالبانِ حق کی تربیت تھی۔ آپ سے وابستہ افراد کو صرف روحانی نسبت ہی حاصل نہیں ہوتی تھی بلکہ خانقاہی ماحول میں انہیں دینی اور اخلاقی تربیت بھی ملتی تھی۔ دستیاب ماخذ کے مطابق آپ کے والد کے بعض خلفاء بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنی اولاد کو آپ کے دامنِ تربیت سے وابستہ کرتے تھے۔ یہ امر آپ کے دینی و روحانی مقام اور تربیتی کردار کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

آپ کی دینی خدمات میں روحانی سلسلے کا تحفظ اور اس کا تسلسل بھی نمایاں ہے۔ والد گرامی کے بعد سجادہ نشینی کی ذمہ داری سنبھال کر آپ نے ان کے مشن کو جاری رکھا۔ تقریباً چھ بیس سال تک مسندِ سجادگی پر فائز رہنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ نے طویل عرصے تک خانقاہی اور دینی ذمہ داریاں انجام دیں۔ آپ کے بعد بھی اسی روحانی روایت کا سلسلہ جاری رہا، جس سے کیاں شریف کی خانقاہی روایت کے تسلسل کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس طرح حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی دینی خدمات کو تین بنیادی پہلوؤں میں دیکھا جاسکتا ہے: تبلیغ و دینی رہنمائی، طالبانِ حق کی تربیت، اور دینی مراکز کی تعمیر و ترقی۔ آپ نے اپنے والد سے حاصل ہونے والی روحانی امانت کو عملی خدمات کے ذریعے آگے بڑھایا اور کیاں شریف کو دینی و روحانی سرگرمیوں کا مرکز برقرار رکھنے میں اپنا کردار ادا کیا۔⁶

⁵ پیر حسن شاہ کھویہا، کشمیر کے اولیاء، قاسمی کتب خانہ، 1995ء، ص 16، ویب سائٹ: ریڈیو، 1 ستمبر 2026ء

⁶ خانقاہ نورانیہ، حضرت خواجہ میاں محمد طواسین ولی کیانویؒ، ویب سائٹ: سکرائبڈ (Scribd)، ص 31، 1 ستمبر 2026ء



حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی اصلاحی خدمات

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی اصلاحی خدمات کا بنیادی مقصد لوگوں کی دینی و اخلاقی تربیت اور انہیں روحانی زندگی کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی حضرت میاں نظام الدین کیانویؒ کی روحانی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے کیاں شریف کی خانقاہ کو اصلاح و تربیت کا مرکز بنائے رکھا۔ دستیاب ماخذ کے مطابق آپ کے دور میں متعدد طالبانِ حق آپ سے وابستہ ہوئے اور آپ کی روحانی رہنمائی سے مستفید ہوئے۔ آپ کی اصلاحی سرگرمیوں میں تزکیہٴ نفس، روحانی تربیت اور عملی زندگی کی اصلاح کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ خانقاہی ماحول میں آنے والے افراد کو بزرگوں کی صحبت، عبادت، ذکر و فکر اور اخلاقی تربیت کے ذریعے اپنی باطنی اصلاح کی طرف متوجہ کیا جاتا تھا۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ نے بھی اسی تربیتی روایت کو برقرار رکھا اور اپنے وابستگان کی روحانی رہنمائی فرمائی۔

آپ کی اصلاحی خدمات کا ایک نمایاں پہلو لوگوں سے براہِ راست رابطہ بھی تھا۔ آپ صرف کیاں شریف تک محدود نہیں رہے بلکہ تبلیغی دوروں کے دوران اپنے والدِ گرامی کے خلفاء اور متعلقین سے ملاقات فرماتے تھے۔ ماخذ میں الہ شریف میں آپ کی تشریف آوری کا ذکر بھی ملتا ہے، جہاں آپ کی آمد کے حالات ملفوظاتِ نظامیہ میں محفوظ کیے گئے۔⁷ آپ نے اصلاحِ معاشرہ کے لیے دینی مراکز کی اہمیت کو بھی ملحوظ رکھا۔ 1312ھ (1894ء-1895ء) میں کیاں شریف کی قدیم مسجد کی تعمیر آپ کی دینی و اصلاحی سرگرمیوں کا ایک اہم پہلو ہے۔ مسجد محض عبادت گاہ نہیں بلکہ دینی تعلیم، وعظ و نصیحت اور اجتماعی اصلاح کا مرکز بھی ہوتی ہے؛ اس لیے اس کی تعمیر نے مقامی دینی ماحول کو مضبوط بنانے میں کردار ادا کیا۔ دستیاب ماخذ میں مسجد کی تعمیر کو حضرت میاں نظام الدین کی ہدایت اور میاں محمد طواسین کی کوشش سے منسوب کیا گیا ہے۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی اصلاحی شخصیت کا ایک اہم پہلو روحانی سلسلے کا تسلسل بھی تھا۔ آپ نے تقریباً چھیس سال تک کیاں شریف کی مسندِ سجادگی پر فائز رہ کر اپنے والد کی قائم کردہ روایت

⁷ پیر غلام حسن کھویہا، تذکرہ اولیائے کشمیر، تاریخ حسن، جلد سوم، غلام محمد نور محمد، سری نگر، 1960ء، ص 49



کو جاری رکھا۔ آپ کے والد کے خلفاء کا آپ کی خدمت میں حاضر ہونا اور اپنی اولاد کو آپ سے وابستہ کرنا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ کی خانقاہی حیثیت کو روحانی تربیت کے حوالے سے اہم سمجھا جاتا تھا۔⁸ اس طرح حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی اصلاحی خدمات کو روحانی تربیت، اصلاحِ نفس، دینی رہنمائی، تبلیغی روابط اور خانقاہی روایت کے تسلسل کے تناظر میں دیکھا جاسکتا ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کے طویل عرصے میں کیاں شریف کو روحانی رہنمائی اور اصلاح کا مرکز بنائے رکھا، جس کے اثرات آپ کے مریدین اور متعلقین کی صورت میں آگے منتقل ہوئے۔

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی خانقاہی خدمات

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی خانقاہی خدمات کا بنیادی مرکز کیاں شریف کی خانقاہ تھی۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی حضرت میاں نظام الدین کیانویؒ کے وصال کے بعد سجادہ نشینی کی ذمہ داری سنبھالی اور خانقاہ کی روحانی روایت کو آگے بڑھایا۔ آپ کی خانقاہی زندگی کا اہم مقصد مریدین، طالبانِ حق اور عقیدت مندوں کی دینی و روحانی رہنمائی تھا۔ دستیاب روایات کے مطابق مختلف علاقوں سے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ سے روحانی فیض حاصل کرتے تھے۔

خانقاہی نظام میں تربیتِ مریدین، اصلاحِ باطن اور روحانی رہنمائی کو بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔ کشمیر کی صوفی روایت کے مطالعات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خانقاہیں محض عبادت کے مقامات نہیں تھیں بلکہ دینی تعلیم، روحانی تربیت، اخلاقی اصلاح اور معاشرتی خدمت کے مراکز کے طور پر کام کرتی رہی ہیں۔ محمد اسحاق خان نے کشمیر کی صوفی روایت کے مطالعے میں صوفیاء کے روحانی کردار کے ساتھ ان کے سماجی اثرات کو بھی نمایاں کیا ہے۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی خانقاہی خدمات میں روحانی سلسلے کا تسلسل بھی اہم حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے اپنے والد سے ملنے والی روحانی امانت کو برقرار رکھا اور اپنے دور میں خانقاہ سے وابستہ افراد کی

⁸ پیر غلام حسن کھویہا، تذکرہ اولیائے کشمیر، تاریخ حسن، جلد سوم، غلام محمد نور محمد، سری نگر، 1960ء، ص 49



رہنمائی کا سلسلہ جاری رکھا۔ تقریباً چھیس سال تک سجادہ نشین رہنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ آپ نے طویل عرصے تک خانقاہی ذمہ داریاں انجام دیں۔

آپ کی خانقاہی خدمات کا ایک نمایاں پہلو مریدین اور طالبانِ حق کی تربیت تھا۔ خانقاہ سے وابستہ افراد کی تربیت میں عبادت، ذکر، اخلاص، تقویٰ اور حسنِ اخلاق جیسے اوصاف کو اہمیت دی جاتی تھی۔ اس طرح خانقاہ ایک ایسے تربیتی مرکز کی حیثیت اختیار کرتی تھی جہاں ظاہری دینی اعمال کے ساتھ باطنی اصلاح پر بھی توجہ دی جاتی تھی۔ کیاں شریف کی خانقاہی روایت کو دینی مراکز کی تعمیر و ترقی سے بھی تقویت ملی۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ سے منسوب 1312ھ میں کیاں شریف کی قدیم مسجد کی تعمیر اسی دینی ماحول کی ایک اہم مثال ہے۔ مسجد اور خانقاہ کا باہمی تعلق مقامی سطح پر عبادت، اجتماع اور دینی رہنمائی کے لیے اہم کردار ادا کرتا تھا۔⁹ کشمیر میں صوفی خانقاہوں کی تاریخی روایت کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ خانقاہیں روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ ضرورت مندوں، مسافروں اور عام لوگوں کے لیے بھی مراکزِ خدمت رہی ہیں۔ کشمیر کے صوفیاء پر جدید تحقیقی مطالعہ بھی ان کے روحانی اور سماجی ورثے کو اہم قرار دیتا ہے۔ لہذا حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی خانقاہی خدمات کو روحانی تربیت، مریدین کی رہنمائی، اصلاحِ باطن، دینی ماحول کی تشکیل اور کیاں شریف کی روحانی روایت کے تسلسل کے حوالے سے سمجھا جاسکتا ہے۔ آپ نے سجادہ نشین کی حیثیت سے خانقاہ کو اپنے والد کی روحانی روایت کا مرکز برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی اخلاقی و روحانی تعلیمات

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی شخصیت میں دینی وابستگی کے ساتھ اخلاقی اور روحانی تربیت کو بھی بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ آپ کی خانقاہی زندگی کا مقصد صرف مریدین کو روحانی نسبت عطا کرنا نہیں تھا بلکہ ان کے کردار، اعمال اور باطن کی اصلاح بھی تھا۔ کشمیر کی صوفی روایت میں بھی تزکیہٴ نفس، عبادت، اخلاقِ حسنہ اور خدمتِ خلق کو روحانی تربیت کے اہم عناصر سمجھا جاتا رہا ہے۔

⁹ عبدالقیوم رفیقی، کشمیر میں تصوف، بھارتیہ پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی، 1976ء



آپ کی روحانی تعلیمات کا ایک اہم پہلو تزکیہ نفس تھا۔ صوفیاء کے نزدیک انسان کی حقیقی اصلاح اس وقت ممکن ہوتی ہے جب وہ اپنے باطن کو بری صفات سے پاک کر کے اخلاص، تقویٰ، صبر، شکر اور تواضع جیسی صفات اختیار کرے۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ نے بھی خانقاہی ماحول میں اپنے وابستگان کی باطنی اصلاح اور روحانی تربیت پر توجہ دی۔ آپ کی تعلیمات میں ذکر و عبادت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بنیادی مقام حاصل تھا۔ خانقاہی نظام میں ذکر، عبادت اور مرشد کی صحبت کے ذریعے مرید کی روحانی تربیت کی جاتی تھی۔ اس تربیت کا مقصد انسان کو ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کی طرف متوجہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش پیدا کرنا تھا۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی روحانی تربیت میں حسن اخلاق بھی اہم عنصر تھا۔¹⁰ صوفیاء کی تعلیمات میں اچھا اخلاق محض معاشرتی خوبی نہیں بلکہ روحانی ترقی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ انسان کے اندر عاجزی، صبر، برداشت، محبت، عفو و درگزر اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک پیدا کرنا اصلاح نفس کا حصہ ہے۔ اسی وجہ سے خانقاہی تربیت میں ظاہری عبادات کے ساتھ اخلاقی کردار کی تعمیر پر بھی توجہ دی جاتی تھی۔ آپ کی تعلیمات میں تواضع اور اخلاص کو بھی اہمیت حاصل رہی۔¹¹ روحانی شخصیت کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی عبادت اور دینی خدمات کو نمود و نمائش سے پاک رکھے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقصد بنائے۔ اس طرح اخلاص انسان کے اعمال کو روحانی اثر عطا کرتا ہے اور اس کے کردار میں عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی خانقاہی زندگی سے یہ پہلو بھی سامنے آتا ہے کہ آپ نے اپنے والد گرامی کی روحانی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے لوگوں کی تربیت اور رہنمائی کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کے ساتھ وابستہ افراد کے لیے خانقاہ ایک ایسا مرکز تھی جہاں دینی وابستگی کے ساتھ روحانی اصلاح اور اخلاقی تربیت کا ماحول موجود تھا۔

حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کے دینی و اصلاحی اثرات

¹⁰ محمد اسحاق خاں، کشمیر میں اشاعت اسلام: ریشیاں کشمیر کی خدمات کا ایک تاریخی جائزہ، گلشن پبلیشرز، سری نگر، 2002ء، 113

¹¹ محمد اسحاق خاں، کشمیر کے صوفیاء، گلشن بکس، سری نگر، 2011ء، ص 297



حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی دینی و اصلاحی خدمات کا اثر صرف ان کی ذات تک محدود نہیں رہا بلکہ کیاں شریف کی خانقاہی روایت کے ذریعے وابستگان اور عقیدت مندوں تک بھی پہنچا۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی حضرت میاں نظام الدین کیانویؒ کی روحانی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے دینی رہنمائی اور اصلاحِ باطن کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کے اثرات کا ایک نمایاں پہلو خانقاہی نظام کا تسلسل تھا۔ سجادہ نشین کی حیثیت سے آپ نے خانقاہ کو دینی و روحانی رہنمائی کا مرکز برقرار رکھا۔ مختلف علاقوں سے آنے والے افراد آپ کی صحبت اور رہنمائی سے مستفید ہوتے رہے، جس سے آپ کی روحانی نسبت اور اصلاحی کردار کو تقویت حاصل ہوئی۔

آپ کی دینی خدمات نے کیاں شریف کی مذہبی شناخت کو بھی مضبوط کیا۔ مسجد کی تعمیر، خانقاہی سرگرمیوں اور طالبانِ حق کی تربیت جیسے اقدامات نے اس مقام کو عبادت، روحانی تربیت اور دینی رہنمائی کے مرکز کے طور پر قائم رکھنے میں کردار ادا کیا۔ کشمیر کی وسیع صوفی روایت میں بھی خانقاہیں مذہبی اور روحانی زندگی کے اہم مراکز رہی ہیں۔ حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی اصلاحی جدوجہد کا ایک اہم نتیجہ اخلاقی اور روحانی تربیت کا فروغ تھا۔ خانقاہ سے وابستہ افراد کے ذریعے ذکر، عبادت، اصلاحِ نفس، اخلاص اور حسنِ اخلاق جیسی اقدار کو آگے منتقل کیا گیا۔ اس طرح آپ کی تعلیمات نے فرد کی اصلاح کے ساتھ ساتھ معاشرتی سطح پر بھی مثبت اثرات پیدا کرنے میں کردار ادا کیا۔

نتائج تحقیق

1. حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ نے کیاں شریف کی روحانی روایت کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا اور سجادہ نشین اول کی حیثیت سے خانقاہی ذمہ داریاں انجام دیں۔
2. آپ کی دینی خدمات میں روحانی رہنمائی، طالبانِ حق کی تربیت اور دینی ماحول کے فروغ کو بنیادی اہمیت حاصل رہی۔
3. آپ نے اپنے والدِ گرامی کی اصلاحی روایت کو جاری رکھتے ہوئے تزکیہٴ نفس، عبادت، ذکر اور حسنِ اخلاق کی اہمیت کو عملی طور پر اجاگر کیا۔



4. آپ کی خانقاہی خدمات نے کیاں شریف کو دینی و روحانی رہنمائی کے ایک اہم مرکز کے طور پر قائم رکھنے میں کردار ادا کیا۔
5. حضرت میاں محمد طواسین کیانویؒ کی خدمات کشمیر کی وسیع صوفی و خانقاہی روایت کا حصہ ہیں، جن کے ذریعے دینی تربیت اور اصلاح معاشرہ کے رجحانات کو تقویت ملی۔

سفارشات

1. آپ کی سوانح، علمی مقام اور دینی خدمات پر مستقل تحقیقی مقالہ اور مستند سوانح مرتب کی جانی چاہیے۔
2. کیاں شریف اور اس سے متعلق خانقاہی ذخیرے میں موجود قدیم کتب، ملفوظات اور تذکروں کو محفوظ کر کے شائع کیا جانا چاہیے۔
3. کشمیر کے کم معروف اولیاء و صوفیاء کی دینی و اصلاحی خدمات پر جدید تحقیقی اصولوں کے مطابق کام کیا جائے۔
4. کیاں شریف کے تاریخی مذہبی مقامات، مساجد، مزارات اور خانقاہی روایت کو تاریخی و ثقافتی ورثے کے طور پر محفوظ کیا جائے۔
5. صبر، اخلاص، تواضع، حسن اخلاق، خدمتِ خلق اور اصلاحِ نفس جیسی تعلیمات کو عصرِ حاضر کے تعلیمی و تربیتی نظام سے مربوط کیا جائے۔

English Bibliography

1. Khan, Mohammad Ishaq. Sufis of Kashmir: A Study of Islam in the Medieval Kashmir. Srinagar: Gulshan Books, 2011.
2. Rafiqi, Abdul Qaiyum. Sufism in Kashmir from the Fourteenth to the Sixteenth Century. New Delhi: Bharatiya Publishing House, 1972.
3. Qadri, Shafi Ahmad. Kashmiri Sufism. Srinagar: Gulshan Publishers, 2002.
4. Khan, Mohammad Ishaq. Kashmir's Transition to Islam: The Role of Muslim Rishis. New Delhi: Manohar Publishers, 1994.
5. Khuihami, Pir Ghulam Hasan. Tarikh-i-Hasan: Tazkirah Auliya-e-Kashmir. Vol. III. Srinagar, 1960.